السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی کے خلال کا کیا حکم ہے اور اسکا کیا طریقہ ہے؟ اور کتنی بار خلال کیا جائے؟ تفصیل سے بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اخوکم: اسمٰعیل۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث صحیح میں ثابت ہے 'انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تو پانی کا ایک چلو لیکر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اسکے ساتھ اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: ''مجھے میرے رب نے ایسا ہی حکم دیا ہے''۔ (ابوداؤد: 1/30) برقم (145) بیہقی (1/54) بطریق ولید بن زوران اور وہ حسن الحدیث ہے۔

اور حدیث کی سندیں بھی ہیں جنہیں حاکم نے (1/149) میں صحیح کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے موافقت کی ہے اور ابن قطان نے بھی صحیح کہا ہے اور اسکے شواہد ہیں۔ امام حاکم پ نے عثمان سے مرفوعاً روایت کیا ہے او عمار بن یاسر 'انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلال روایت کرتے ہیں۔

(ابن ماجہ نے (1/72) میں برقم (429) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ ترمذی برقم (29

(عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا۔ ترمذی برقم (30

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنی داڑہی کا خلال کیا۔

تو داڑھی کے خلال کے بارے میں یہ صحیح احادیث ہیں۔

مراجعہ کریں ارواء الغلیل (1/130) رقم (92) طبرانی اوسط میں اور دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور ابن السکن نے اسے صحیح کہا ہے اور جب وضوء کرتے تو اپنے رخسار ملتے تھے اور ملنے کے بعد نیچے سے اپنی انگلیاں داڑھی میں داخل کرتے تھے''۔ اسکی سند میں عبدالواحد مختلف فیہ ہے جیسے نیل الاوطار (1/185) میں ہے۔

داڑھی کے خلال کے وجوب کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں:

قول اول: داڑھی کا خلال واجب ہے کیونکہ اسمیں احادیث بکثرت ہیں اور بعض میں امر وارد ہوا ہے جیسے کہ انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں ہے: ''اسی طرح مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے''۔ اور احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا داڑھی کے خلال پر مدامت کرنی یہ وجوب کی دوسری دلیل ہے۔

قول ثانی: داڑھی کا خلال استحباب کے درجے میں ہے کیونکہ احادیث کثرۃ کے باوجود ضعیف ہیں جیسے کہ شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے نیل الاوطار (1/186-186) میں کہا ہے۔ انصاف یہی ہے کہ اس باب کی احادیث یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ وہ احتجاج کے قابل ہیں وجوب پر دلالت نہیں کرتیں کیونکہ یہ افعال ہیں۔

اور بعض روایتوں میں جو یہ لفظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے''۔

امت کےلئے وجوب کا فائدہ نہیں دیتا کیونکہ ان کے ساتھ خاص ہونا ظاہر ہے اور اصول میں مشہور اختلاف پر اترنا ہے کہ جو ظاہر میں آپکے ساتھ خاص ہے وہ امت کےلئے عام ہے یا نہیں۔ اور فرائض یقین ہی سے ثابت ہوتے ہیں اور اس چیز پر جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا فرضیت کا حکم لگانا یہ اس چیز پر جو اس نے فرض کیا ہے بلاشک عدم کا حکم لگانا ہے۔ کیونکہ ان میں سے ہے ایک اللہ تعالیٰ کے ذمے وہ بات کہتا ہے جو اس نے نہیں کہی۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک چلو پانی گھنی داڑھی والے منہ کےلئے منہ دھونے اور داڑھی کا خلال کرنے کےلئے کافی نہیں اور اسکا دفع کرنا جیسے کہ بعض نے کیا ہے سمجھ میں مکابرہ ہے۔ ہاں احتیاط کرنے اور اوثق اختیار کرنے کی اولویت میں کوئی شک نہیں لیکن وجوب کا حکم لگائے بغیر''۔ آہ۔

امام صنعانی نے سبل السلام (1/48) میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مراجعہ کریں۔

اسی لئے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ داڑھی کے خلال کے بارے میں کوئی چیز صحیح نہیں ہے اور ابن ابی حاتم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ داڑھی کے خلال کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں۔

(زادالمعاد(1/68) 'نصب الرایہ(1/26)

میں کہتا ہوں: انہوں نے جوکچھ کہا ہے اس کا سبب ان احادیث میں عدم تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کیں ہیں۔

اور مبارکفوری رحمہ اللہ تعالی نے تحفۃ الاحوذی (1/43) میں کہا ہے 'میں کہتا ہوں ان دونوں کا قول معارض ہے ترمذی کا عثمان کی تصحیح کے ساتھ اوراسی طرح حاکم 'ابن حبان وغیرہ کی تصحیح کے ساتھ جوانہوں نے باب کی بعض احادیث کی کی ہے۔ بلاشک داڑھی کے خلال کی احادیث بکثرت ہیں اور انکا مجموعہ دلالت کرتا ہے کہ اسکی اصل ہے جب امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کی تصحیح کرتے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی اسے حسن کہتے ہیں جیسے کہ آپ عنقریب جان لیں گے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ کی حدیث کو حسن کہا ہے تو اس کیلئے اصل کیسے نہیں ہوسکتا۔ توسب حدیثیں ملکر وضوء میں داڑھی کے خلال کے استحباب کے قابل ہیں اور یہی میرے نزدیک حق ہے الخ۔

اوراسحاق رحمہ اللہ تعالی نے اسکے وجوب کا قول کیا ہے جیسے کہ ترمذی رحمہ اللہ تعالی میں ہے وہ کہتے ہین کہ اگر بھول کریا تاویل کرتے ہوئے ترک کردے توکفایت کرتا ہے اوراگر عمداً ترک کردے تو دوبارہ وضوء کرے۔

اورالمنار للمقبلی (1/50) میں ہے: ''داڑھی کا خلال واجب ہے جیسے کہ اگنے سے پہلے ہے اورجاننا چاہیے کہ اس باب کی احادیث بکثرت ہونے کے ساتھ ساتھ اوربعض روایتوں میں یہ تصریح ہے کہ ''ھٰکذاامرنی'' جو وجوب کا تقاضہ کرتا ہے اس پر عمل کیا جائے گا اوراس کولازم خیال کیا جائیگا کیونکہ جواسکے معارض ہیں وہ صحیح نہیں ہیں مگریہ کہ وضوء ایک ایک بارہو اوراسمیں دلالت نہیں کیونکہ مرۃً سے مراد مکمل دھونا ہے اورجو اس کے قائل نہیں انکاردکیا ہے۔

بہرحال مسلمان کیلئے مناسب یہی ہے کہ اپنے وضوء میں داڑھی کا خلال نہ چھوڑے اتباع سنت کرتے ہوئے اوراپنے دین میں احتیاط سے کام لیتے ہوئے خاص کرجبکہ ابن ابی شیبہ نے (1/12) میں عماربن یاسر' ابن عمر' انس 'علی' ابوعمامہ' عثمان رضی اللہ عنھم اورابن سیرین اورابراہیم رحمھما اللہ سے داڑھی کا خلال روایت کیا ہے تواسے بعض لوگوں کے صرف فتووں کی وجہ سے ترک نہ کرے۔

(مراجعہ کریں المغنی(1/116) تمام المنہ ص 93

خلال کے دو یا تین بارکرنے کے بارے میں دوحدیثیں ہیں:

اول: جوابن ماجہ نے برقم (431) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تواپنی انگلیاں کشادہ کرکے داڑھی کا خلال دوبارہ کرتے تھے۔ یہ حدیث ضعیف ہے یحیی بن کثیر اوریزید الرقاشی دونوں ضعیف ہیں باقی حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے لیکن مرتین کا لفظ ضعیف ہے۔

دوم: وہ حدیث جسے حاکم نے (1/149) میں عامربن شقیق سے روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں شقیق بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں عثمان کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا 'انہوں نے منہ دھویا' استنشاق اورمضمضہ کیا تین بار اورسر ظاہر اورباطن کانوں کا مسح کیا اورداڑھی کا خلال تین بارکیا' جب منہ دھویا پاؤں دھونے سے پہلے پھرکہا' میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواسی طرح کرتے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا' پھر کہا کہ عامربن شقیق میں کسی بھی وجہ سے کوئی طعن نہیں۔

(ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے تلخیص میں کہا ہے کہ ابن معین نے اسے ضعیف کیا ہے۔ میں کہتا ہوں حدیث کے شواہد ہیں اورکسی میں بھی تین بارخلال کرنا نہیں۔ مراجعہ کریں تلخیص الحبیر (1/85

سابقہ احادیث سے خلال کی کیفیت بھی معلوم ہوگئی۔

اوروہ یہ ہے کہ ایک چلو پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرے اوراپنی داڑھی کا اسکے نیچے سے خلال کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص373

محدث فتویٰ